اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

بیشک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔

ارکانِ اسلام

مؤلفہ

مولوی حکیم سیّد شہاب الدین نقشبندی - امروہوی

فاضل عربی منشی فاضل۔ فاضل طب

ناشر

ایم ثناء اللہ خاں اینڈ سنز ۱۱۶ ریلوے روڈ لاہور

يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ

لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ

مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا

وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاءً. وَاتَّقُوا اللّٰهَ

الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ. اِنَّ اللّٰهَ

كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا. يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ

حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ.

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا

Marfat.com

يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ. وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ

يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۔

ترجمہ:۔ "سب تعریف اللہ کے لئے ہے، ہم اس کی تعریف کرتے ہیں، اس سے مدد چاہتے ہیں، اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ اور اللہ ہی سے پناہ مانگتے ہیں، اپنی جانوں کی برائیوں سے اور اپنے اعمال کی برائیوں سے جس کو اللہ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کا کوئی ہادی نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں۔ اور ڈرو اس اللہ سے جس کے نام سے آپس میں مانگتے ہو اور قرابت میں۔ اللہ تم پر نگہبان ہے۔ اے ایمان والو ڈرو اللہ سے جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اور نہ مرو مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور مضبوط بات کہو۔ اللہ تمہارے عمل تمہارے لئے سنوار دے گا۔ اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کی وہ بڑی مراد کو پہنچا۔——"

اس خطبہ کے بعد نوشہ سے مخاطب ہو کر کہے کہ میں نے فلاں بنت
فلاں کا نکاح اس قدر مہر کے عوض میں تمہارے ساتھ کیا۔ اور نوشہ فوراً ہی
بلند آواز سے کہے کہ میں نے قبول کیا۔

اس کے بعد دولہا دولہن کی خیر و برکت کے لئے دعا مانگی جائے۔
نکاح کے بعد کھجوریں تقسیم کرنا مستحب ہیں اور دولہا دولہن کے لئے مبارکباد
دینا بھی مستحب ہے۔

زفاف کے بعد نوشہ کو اپنی استطاعت کے مطابق دعوت ولیمہ
کرنا مسنون ہے۔

Marfat.com

طلاق

قانونِ شریعت کے تحت نکاح کے ذریعہ جو پابندیاں عورت پر عائد ہو جاتی ہیں، عورت کو ان سے آزاد کر دینے کا نام طلاق ہے۔ تمام جائز و مباح چیزوں میں طلاق سب سے بُری اور غیر مستحسن چیز ہے۔ طلاق دینے کا اختیار بخلاف نکاح کے صرف مرد کو حاصل ہے عورت کو اس میں کوئی اختیار نہیں۔ نکاح کے اندر تو مرد و عورت دونوں کی رضامندی ضروری ہوتی ہے۔ مگر طلاق میں عورت کی مرضی یا غیر مرضی کو کوئی دخل نہیں مرد اپنی خوشی سے جب چاہے طلاق دے سکتا ہے۔ طلاق دینا ایسے حالات میں واجب ہو جاتی ہے جبکہ عورت سے اس کو اپنے مال یا جان کا اندیشہ ہو یا ماں باپ کا طلاق دینے کا حکم ہو، البتہ ایسی حالت میں طلاق دینا حرام ہے جبکہ عورت ایام ماہواری کی حالت میں ہو۔

ہر عاقل و بالغ شخص خواہ وہ اپنی خوشی سے طلاق دے یا کسی کے مجبور کرنے اور بہکانے سے یا ہنسی مذاق میں یا کسی نشہ یا غصہ کی حالت میں ہر صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی۔ ہاں خواب کی حالت میں اگر کسی کے

منہ سے طلاق کے الفاظ نکل جائیں تو طلاق واقع نہ ہوگی اور نہ نابالغ و دیوانے کی طلاق درست ہے۔ طلاق کے وقت عورت کی موجودگی یا گواہوں کا موجود ہونا ضروری نہیں ہے۔ اس کی عدم موجودگی میں بھی طلاق ہو سکتی ہے تحریری و زبانی دونوں صورتیں طلاق کے لئے جائز ہیں۔

اقسام طلاق

طلاق اپنی نوعیت کی بناء پر تین قسمیں رکھتی ہے۔

طلاق احسن۔

یہ وہ طلاق ہے جو ایسی حالت میں دی جائے جبکہ عورت طہر (پاکی) کی حالت میں ہو اور اس طہر میں اس سے صحبت نہ کی ہو اور وہ مطلقہ ہو کر اپنی عدت پوری کر لے یعنی صرف ایک ہی طلاق دی جائے۔

طلاق حسن۔

یہ وہ طلاق ہے جو مختلف تین طہروں میں تین طلاقیں دی جائیں اور ان ایام میں اس سے ہم بستری نہ کی گئی ہو۔

طلاق بدعی۔

یہ وہ طلاق ہے جو مسنون قاعدہ کے خلاف عمل میں لائی گئی ہو۔ یعنی ایام ماہواری کی حالت میں یا ایک طہر میں کئی طلاقیں دی جائیں اس طریقہ سے طلاق واقع ہونے میں تو کوئی چیز حائل نہیں ہوتی۔ مگر ایسی طلاق دینے والا

Marfat.com

گنہگار ہوتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اگر رجعی طلاق دی ہے، تو اس سے پہلے اس کی عدت پوری ہو اس کو رجوع کرلے اور اگر طلاق بائن دی ہے تو نیا نکاح کرے۔

طلاق اپنے اثر کی حیثیت سے بھی تین قسم کی ہے۔

طلاق رجعی۔

یہ وہ طلاق ہے کہ ایک یا دو طلاقیں دی جائیں مگر دوسری طلاق عدت کی میعاد کے اندر دی گئی ہو اور طلاق کے ساتھ بائن وغیرہ کا لفظ کہہ کر اس کی کوئی صفت ظاہر نہ کی گئی ہو، اس سے نکاح فوراً نہیں ٹوٹتا بلکہ مرد کو اختیار حاصل ہے کہ وہ چاہے تو عدت کے اندر بغیر نکاح کئے اس کو رجوع کرلے اور اگر عدت گذر جائے تو پھر یہ طلاق رجعی بائن ہو جائے گی، پھر بغیر نئے نکاح کے رجوع کرنا جائز نہ ہوگا۔

طلاق بائن۔

یہ وہ طلاق ہے جو ایک یا دو دفعہ دی جائے اور اس کے ساتھ لفظ بائن کا اظہار کیا جائے۔ ایسی صورت میں عدت کے اندر یا عدت گذر جانے کے بعد اگر شوہر چاہے تو پھر نکاح کر سکتا ہے۔ ایسی طلاق سے فوراً نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ اور بغیر نکاح کے رجوع نہیں کر سکتا۔

طلاق مغلظہ۔

یہ وہ طلاق ہے جو تین مرتبہ دی جائے ایک وقت میں ہی دی جائیں۔ یا مختلف اوقات میں اس میں حلالہ کے بغیر عورت سے دوسرا

Marfat.com

نکاح نہیں کیا جا سکتا۔

الفاظِ طلاق

طلاق کے الفاظ بھی دو قسم کے ہیں۔ صریح اور کنایہ۔

صریح۔

یہ وہ الفاظ ہیں جو طلاق کے علاوہ اور دوسرے معنوں میں استعمال نہیں کئے جاتے بلکہ وہ طلاق کے لئے ہی مخصوص ہیں۔ جیسے میں نے تجھے طلاق دی۔ یا تجھ پر طلاق ہے وغیرہ۔

کنایہ۔

یہ وہ الفاظ ہیں جن سے صاف طور پر طلاق کے معنی نہ نکلتے ہوں بلکہ ان کا دوسرے معنوں میں بھی استعمال کیا جاتا ہو۔ مثلاً میں نے تجھے آزادی دی تجھے اپنا اختیار ہے۔ مجھ سے کوئی واسطہ نہیں۔ تیرا جہاں جی چاہے جا۔ وغیرہ۔

مگر ان الفاظ سے طلاق اس وقت واقع ہوتی ہے جب خاوند کی نیت طلاق دینے کی ہو۔ یا غصہ و ناراضگی کی حالت میں یہ الفاظ کہے۔ جس سے ظاہر ہو کہ اس کنایہ سے اس کی مراد طلاق ہے یا اور کوئی قرینہ پایا جائے۔ مثلاً میاں بیوی میں یا اور کسی سے طلاق کے متعلق گفتگو ہو رہی ہو اور خاوند غصہ کی حالت میں ہو اس وقت اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر

Marfat.com

حرام ہے اور ان سے تو نے طلاق کے معنی مراد لئے تو بغیر طلاق کی نیت کے ان لفظوں سے طلاق واقع ہو جائے گی۔

اگر یہ کہا کہ میں تجھ سے علیحدہ ہوں۔ یا تجھ پر حرام ہوں تو اس سے بھی طلاق بائن واقع ہوگی۔ اور ان الفاظ سے کہ تجھ پہ سخت طلاق ہے یا سب سے زیادہ طلاق ہے۔ اگر تین طلاقوں کی نیت کر لی ہے تو تین طلاقیں واقع ہوں گی ورنہ ایک طلاق بائن۔ یا اگر اپنی بیوی سے کہا کہ تو میری بیوی نہیں یا میں تیرا شوہر نہیں اور اس سے اس کی نیت طلاق کی ہو تو طلاق پڑ جائے گی۔

البتہ صریح الفاظ سے ایک رجعی طلاق واقع ہوتی ہے طلاق دینے والا چاہے طلاق بائن کی نیت کرے یا ایک سے زیادہ طلاقیں اس کی مدنظر ہوں۔

اگر طلاق کے ساتھ اس کی صفت کا بھی اظہار کیا جائے مثلاً یہ کہے کہ تجھ کو طلاق بائن ہے۔ یا بدترین طلاق ہے تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی اور اگر تین طلاقوں کی نیت ہوگی، تو تین۔

اگر کسی نے بیک وقت لفظ طلاق کو مکرر کر کے استعمال کیا تو جتنی مرتبہ تکرار کرے گا اتنی ہی مرتبہ طلاقیں واقع ہوں گی۔ مثلاً کسی نے کہا کہ تجھ پہ طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے۔ تو تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔

تفویض الطلاق

اس کے یہ معنی ہیں کہ مرد عورت کو اس بات کا اختیار دیدے کہ وہ اپنی

Marfat.com

ذات کو طلاق دے لے۔ مثلاً کوئی شخص اپنی بیوی سے طلاق کی نیت کر کے یہ کہے کہ تجھ کو اختیار ہے کہ تو اپنی ذات کو طلاق دے تو عورت کو اختیار ہے کہ جس مجلس میں یہ لفظ سنا ہے اگر غائبانہ کہلا بھیجا ہو تو اسی مجلس میں اپنی ذات کو طلاق دے لے گی تو طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر اس مجلس سے کھڑے ہونے کے بعد طلاق دے گی تو طلاق واقع نہ ہوگی۔ اور اگر مرد یہ کہہ دے کہ جب تو چاہے اپنے آپ کو طلاق دے لے تو جب وہ طلاق دے گی اسی وقت طلاق واقع ہوگی۔ مرد کو اس میں رجوع کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ یا اگر مرد کہے کہ تو اپنے نفس کو طلاق دے اور عورت کہے کہ میں نے اپنے نفس کو طلاق دی تو طلاق رجعی پڑ جائے گی۔ اگر تین طلاقوں کی نیت کرے تو تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔

تعلیق الطلاق

اس کا یہ مقصد ہے کہ مرد کسی فعل کے واقع ہونے پر طلاق کو منحصر کر دے مثلاً اپنی بیوی سے یہ کہے کہ اگر تو فلاں جگہ جائے گی تو تجھ پر طلاق ہے۔ یا تو فلاں کام کرے گی تو تجھے طلاق ہے۔ لہٰذا اگر عورت اس جگہ جائے گی یا اس کام کو کرے گی جس پر شوہر نے طلاق معلق کی ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر شوہر اس کے ساتھ لفظ انشاء اللہ کہہ دے تو اس صورت میں طلاق واقع نہ ہوگی۔

Marfat.com

طلاقِ مریض

اگر کوئی شخص مرض الموت میں اپنی عورت کو طلاق دیدے اور ابھی عدت اس کی پوری نہ ہوئی ہو کہ اس بیماری میں اس کا انتقال ہو جائے تو حق وراثت اس کو پہنچے گا اور اگر عورت خود طلاق کا سوال کرے گی تو اس صورت میں وارث نہ ہوگی۔

رجعت

جب مرد عورت کو ایک یا دو طلاق صریح دے کر عدت کے اندر رجوع کرے تو یہ اس کے لئے جائز ہے۔ اس میں دوبارہ نکاح کرنے کی ضرورت نہیں۔ پہلا نکاح ہی قائم رہتا ہے۔ اور رجعت عدت کے اندر اس صورت میں صحیح ہوتی ہے۔ جبکہ اس کو تین طلاقیں نہ دی گئی ہوں۔ اور صرف رجعی طلاق میں رجعت ہو سکتی ہے، رجعت سے گویا یہ مطلب ہوتا ہے کہ شوہر طلاق دینے سے باز آگیا۔ رجعت قولی اور رجعت فعلی دونوں طرح جائز ہے۔ رجعت قولی یہ ہے کہ مرد خود اپنی عورت سے کہے کہ میں طلاق سے رجوع کرتا ہوں یا میں تجھ کو نہیں چھوڑتا یا کسی شخص سے کہے میں نے اپنی بیوی کو رجوع کر لیا ہے۔ اور فعلی یہ ہے کہ عورت سے ہم صحبت ہو یا مساس کرے۔ عدت گذر جانے کے بعد رجعت نہیں ہو سکتی۔ اگر مرد

Marfat.com

عدت کے بعد رجعت کا دعویٰ کرے اور عورت تصدیق کرے تو صحیح ہوگی اور اگر عورت انکار کرے تو عورت کا قول معتبر ہوگا۔ مگر مرد گواہ پیش کرے۔

طلاق بائن میں تجدید نکاح اور طلاق مغلظہ میں بغیر حلالہ کے عورت شوہر کے لئے حلال نہیں ہو سکتی نیز رجعت میں گواہوں کی موجودگی یا عورت کی رضامندی ضروری نہیں ہے۔

ایلا

چار مہینہ یا اس سے زیادہ عرصہ تک اپنی عورت سے ہم بستر نہ ہونے کی قسم کھانے کا نام ایلا ہے۔ مثلاً کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ خدا کی قسم میں چار مہینہ تک تجھ سے صحبت نہ کروں گا۔ اگر اس نے چار مہینہ تک صحبت نہ کی تو طلاق بائن واقع ہو جائے گی جس میں دوبارہ نکاح کرنا ہوگا۔ اور اگر وہ اپنی قسم پر قائم نہ رہا یعنی اس عرصہ میں عورت سے صحبت کر لی تو ایلا رفع ہو جائے گا اور قسم کا کفارہ دینا لازم ہوگا۔

کفارہ

کفارہ قسم کا یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے یا دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلائے یا متواتر تین روزے رکھے۔

اگر کوئی شخص چار مہینہ سے کم مدت کے لئے ہم صحبت نہ ہونے کی قسم کھائے تو یہ ایلا میں داخل نہیں ہے۔ ہاں جتنے دن صحبت نہ کرنے کی قسم کھائی ہے۔ اگر اس سے پہلے جماع کرے گا تو قسم کا کفارہ دینا پڑے گا

مگر عورت کو طلاق واقع نہ ہوگی۔

خلع

اگر عورت کچھ روپیہ دے کر یا اپنا مہر چھوڑ کر مرد سے طلاق حاصل کرے تو اس کا نام خلع ہے۔ مرد اگر اس کے عوض میں طلاق دیدے تو یہ طلاق بائن واقع ہوگی، اور روپیہ دینا یا مہر معاف کرنا عورت پر ضروری ہوگا۔ اور اگر ظلم و زیادتی شوہر کی طرف سے پائی جائے تو مال کا لینا مکروہ تحریمی ہے اور عورت کے لئے بغیر کسی اہم مجبوری کے خلع کا طالب ہونا حرام ہے۔ اور خلع کے بعد مرد اس وقت تک رجوع نہیں کر سکتا جب تک نیا نکاح نہ کیا جائے۔ خلع کے بعد عورت کو عدت پوری کرنی پڑتی ہے۔ اور عدت کے ایام کا نفقہ بھی شوہر کو دینا ضروری ہوتا ہے اور اگر خلع کے وقت وہ نفقہ نہ دینے کی شرط کرے تو اس صورت میں نفقہ اس پر لازم نہ ہوگا۔ یا اگر عورت خاوند کے کہنے میں نہ ہو تو طلاق کے عوض پھر اس سے کچھ لے لینا مکروہ نہیں مناسب ہے کہ مال مہر سے زیادہ نہ ہو۔

ظہار

جن عورتوں سے ہمیشہ کے لئے نکاح کرنا حرام ہے (مثلاً ماں، بہن،

Marfat.com

بیٹی وغیرہ) اپنی بیوی کو ان عورتوں کے ساتھ تشبیہ دینا ظہار کہلاتا ہے۔
مثلاً اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے یہ کہا کہ تو مثل میری ماں کے ہے یا تو ایسی ہے جیسی میری بہن یا بیٹی۔ یا تیرا چہرہ ایسا ہے جیسے میری ماں کا تو ان الفاظ سے ظہار واقع ہوگا۔

ظہار میں گو عورت نکاح سے خارج نہیں ہوتی مگر اس سے جماع وغیرہ حرام ہو جاتا ہے جب تک کہ اس کا کفارہ ادا نہ کیا جائے۔

کفارہ

کفارہ اس کا یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے یا مسلسل ساٹھ روزے رکھے یا ساٹھ فقیروں کو پیٹ بھر کر دو وقت کھانا کھلائے۔ اگر کفارہ ادا کرنے سے پہلے صحبت کرے تو استغفار کرے اور کفارہ بھی ادا کرے۔

عدت

عدت وہ انتظار کا زمانہ ہے جو عورت پر مطلقہ ہونے یا شوہر کے مر جانے پر لازم ہوتا ہے۔ عدت کے بعد عورت کو دوسرا نکاح کرنے کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔

عدت کا پورا کرنا اس عورت پر لازم ہے جو مدخولہ ہو یعنی اس سے خلوت صحیحہ ہو چکی ہو۔ غیر مدخولہ عورت پر عدت واجب نہیں۔
عدت میں عورت کو دوسرا نکاح کرنا یا گھر سے نکلنا جائز نہیں جس گھر میں اس کو طلاق ملی ہو یا شوہر نے انتقال کیا ہو وہیں عدت گذارے۔ اگر

Marfat.com

کہیں مجبوراً جانے کی ضرورت آپڑے تو رات کو پھر وہیں آجانا چاہیئے۔ عدت کا وقت طلاق یا وفات شوہر کے وقت سے شمار کیا جاتا ہے۔

جب تک مطلقہ عورت اپنی عدت کے اندر ہو مرد کو اس کی بہن سے نکاح کرنا حرام ہے طلاق خواہ کسی قسم کی ہو مدخولہ عورت کے لئے اس کی عدت کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ حائضہ عورت کے لئے عدت کی مدت تین حیض مقرر ہیں۔ اور جس کو بہ سبب کم سنی یا سن یاس پر پہنچ جانے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو وہ تین مہینہ عدت پوری کرے۔

۲۔ حاملہ عورت کو عدت کا زمانہ وضع حمل تک ہے۔

۳۔ جو عورت خاوند کے مرجانے کی بنا پر عدت گذارے اس کے لئے چار مہینہ دس دن کی میعاد ہے۔

اگر کسی شخص نے عورت کو سفر کی حالت میں طلاق دی تو وہ عدت اپنے گھر میں آکر پوری کرے گی۔ اور جس عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دی گئی ہو تو عدت میں وہ حیض شمار نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کے علاوہ تین حیض کامل لئے جائیں گے۔

اگر کوئی شخص بیماری کی حالت میں عورت کو طلاق بائن دے کر اس مرض میں مرگیا، اور اس عورت کو حیض دیر سے آنے کی عادت ہو تو وفات اور طلاق کی عدت کا حساب لگایا جائے دونوں میں سے جو طویل ہوگی اس پر عدت ختم ہوگی۔ اگر چار مہینہ دس دن کے اندر حیض ختم ہو جائیں تو وفات کی

Marfat.com

عدت چار مہینہ دس دن پورے کرے۔ اور اگر اس مدت میں حیض پورے نہ ہوں اور کوئی حیض باقی رہے تو حیض کو پورا ختم کرے۔ اور اگر طلاق رجعی ہو تو وفات کی عدت پوری کرے۔

ایسی بوڑھیا عورت جس کو حیض بند ہو گیا ہو وہ تین مہینہ عدت کے پورے کرے اگر تین مہینہ کے درمیان اس کو خون دکھائی دے تو اس صورت میں عدت کا شمار حیض سے شروع کرے۔ اور جب تک تین حیض کی مدت ختم نہ ہو عدت ختم نہ ہو گی۔ اگر تین مہینہ کے بعد خون آئے اس کا کوئی اعتبار نہیں اس کی عدت تین مہینہ پر ختم ہو گی۔ یا اگر اس کو طلاق کے بعد ایک یا دو حیض آئے اس کے بعد بند ہو گیا اور اس کی عمر سن یاس پر پہنچ گئی تو اس کو تین مہینہ کی عدت ختم کرنی ہو گی۔

اگر کوئی شخص عدت کی حالت میں سہواً عورت سے صحبت کرے تو صحبت کے بعد سے نئی عدت شمار ہو گی۔ اگر نکاح فاسد ہو تو اس صورت میں عدت زوجین کی تفریق سے شروع کیا جائے گا۔ یا اس وقت سے جب سے خاوند ترک صحبت کا اظہار کرے۔

سوگ

ہر منکوحہ و مدخولہ عورت کو اپنے شوہر کی وفات پر رنج و افسوس کا اظہار کرنا جائز ہے۔ عدت کے زمانہ میں نہ اپنا بناؤ سنگھار کرے

خوشبودار تیل لگائے نہ سرمہ و مہندی لگائے اور نہ زعفرانی رنگ کے کپڑے پہنے البتہ کسی بیماری کی وجہ سے سرمہ مہندی وغیرہ کا استعمال کر سکتی ہے مگر فاسد زکاح والی عورت پر سوگ کرنا لازم نہیں اور سوگ کی حالت میں عورت سے نکاح کا نامہ و پیغام بھی درست نہیں۔

اگرچہ عورت کو متوفی شوہر کی عدت میں اسی گھر میں رہنا لازم ہے جس میں اس کی وفات واقع ہوئی ہے۔ مگر ایسی حالت میں کہ اس مکان کی حالت خراب ہو اور گر جانے کا خطرہ ہو یا جان و مال کا کوئی خطرہ ہو یا اس مکان کا کرایہ اس قدر ہو کہ اس کی برداشت سے باہر ہو تو ان صورتوں میں دوسرا مکان تبدیل کر سکتی ہے۔

حضانت

بچہ کی تربیت و پرورش کے واسطے اس کی ماں سب سے زیادہ مستحق ہے، منکوحہ رہنے کی صورت میں بھی اور مطلقہ ہونے کے بعد بھی ماں کی عدم موجودگی میں بتدریج نانی، دادی، بہن، خالہ، پھوپھی: ان عورتوں کے بعد باپ دادا بھائی اور پھر چچا وغیرہ اس کے حقدار ہیں۔ لڑکے کی پرورش کا زمانہ سات سال اور لڑکی کا کم از کم نو سال معین ہے۔ اگر ماں یا نانی چاہیں تو لڑکی کے بالغ ہونے کے زمانہ تک پرورش کا حق حاصل رہ سکتا ہے۔

Marfat.com

نفقہ

مرد پر عورت کا کھانا کپڑا اور رہنے کے لئے مکان دینا واجب ہے. اگر مرد و عورت دونوں مالدار ہوں تو ان کی مالداری حیثیت کے مطابق. اگر غریب ہوں تو اپنی غربت کے موافق اگر ایک غریب اور دوسرا امیر ہو تو متوسط۔

اگر عورت شوہر کی اجازت سے اپنے ماں باپ کے گھر رہے تب بھی وہ نفقہ سے بری الذمہ نہ ہوگا۔ ہاں اگر بغیر شوہر کی اجازت کے عورت کہیں چلی جائے یا بلا عذر ہم بستری سے مانع ہو یا ایسی کم عمر ہو کہ صحبت کے قابل نہ ہو یا کبھی خاوند کے گھر نہ رہی ہو تو ایسی صورت میں نان نفقہ واجب نہیں۔

مطلقہ عورت کو چاہے رجعی طلاق دی گئی ہو یا بائن ایام عدت تک شوہر کو کھانا کپڑا اور مکان دینا واجب ہے. بشرطیکہ وہ اس کے گھر میں مقیم رہے۔ اور وہ عورت جو متوفی شوہر کی عدت میں ہو اس کو خاوند کے گھر سے نفقہ دینا واجب نہیں اور نہ اس عورت کو جس کا نکاح فسخ کیا گیا ہو۔ اس کے علاوہ آدمی پر اپنے بچوں کا اور حاجتمند ماں، باپ دادا۔ دادی۔ نانا، نانی وغیرہ کو بھی کھانا کپڑا دینا واجب ہے۔

جنائز

جب انسان قریب المرگ ہو تو اس کا رخ قبلہ کی طرف کر دینا مستحب ہے. اگر پہلے سے چت لیٹا ہوا ہے اور کروٹ پر لٹانا تکلیف دیتا ہے. تو چت ہی لیٹا رہے، مگر منہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے اور سر اونچا ہو اس کے پاس بیٹھنے والے بلند آواز سے کلمۂ توحید پڑھتے رہیں۔

مرنے کے بعد تجہیز و تکفین میں جلدی کرنا سنت ہے اگر نیک بندہ ہے تو جلدی اپنی نیکی کو پہنچے. اگر بداعمال ہے تو لوگوں کو جلدی اس سے سبکدوشی ہو۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جلدی کرنا شیطان کے افعال میں سے ہے. مگر تین موقعوں پر جلدی کرنا اچھا ہے. ایک میت کی تجہیز و تکفین میں دوسرے بالغ لڑکی کے نکاح میں. تیسرے فرض ادا کرنے میں۔

میت جب تک کندھوں پر ہوتی ہے اگر وہ نیک ہوتی ہے تو کہتی ہے قَدِّمُوْنِیْ قَدِّمُوْنِیْ (مجھے لے چلو مجھے لے چلو) اور اگر بدکردار ہے تو کہتی ہے. اَیْنَ تَذْھَبُوْنَ بِیْ (مجھے کہاں لئے جاتے ہو) یہ بات اس کی انسان اور جنات کے سوا ہر چیز سنتی ہے۔

مرنے کے بعد سب سے پہلی منزل آخرت کی انسان کے واسطے قبر ہے۔ دفن کرنے کے بعد قبر میں انسان پھر زندہ کیا جاتا ہے۔ اور دو فرشتے منکر نکیر نہایت خوفناک صورت کے قبر میں آکر مردہ کو بٹھاتے ہیں۔ پھر خدا کی ذات دین برحق اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سوال کرتے ہیں اور جو احکام اللہ تعالےٰ نے بندوں پر فرض کئے ہیں ان کے ادا کرنے کی نسبت پوچھتے ہیں۔ اگر یہ شخص مومن اور احکام الٰہی بجالانے والا ہوگا۔ تو توفیق الٰہی سے تمام سوالوں کا جواب فوراً دیدے گا۔ اور منکر نکیر کا اس کے دل پر ذرا خوف طاری نہ ہوگا اور نور ایمان کی وجہ سے اس کو کوئی پریشانی نہ ہوگی جب وہ سب جواب دے چکے گا اس وقت اللہ تعالےٰ اس کی آنکھوں سے پردہ اٹھادے گا۔ اس کو حد وقصور نظر آنے لگیں گے۔ اور جنت کی طرف کی ایک دریچی کھول دی جائے گی جس سے طرح طرح کی خوشبوئیں اور ہوائیں آنے لگیں گی۔ اس وقت اس سے کہا جائے گا کہ یہ نعمت وراحت تیرے دنیا میں صراط مستقیم پر قائم اور نیک کام کرنے کی بنا پر عطا کی گئی ہے۔ نم کنومۃ العروس اب قیامت تک دولہن کی طرح آرام سے سو۔

اگر یہ شخص دنیا میں کافر یا منافق تھا تو منکر نکیر سے اس قدر خوفزدہ ہوگا کہ سب کچھ بھول جائے گا اور کسی سوال کا صحیح جواب نہ دے سکے گا ہر سوال کے جواب میں یہی کہے گا کہ میں کچھ نہیں جانتا اس وقت منکر نکیر اس کی آنکھوں سے پردہ دور کر دیں گے۔ اس کو جہنم کی آگ نظر آنے لگے گی اور ایک کھڑکی

کھول دی جائے گی جس سے نہایت گرم ہوا اور سخت بدبو جس سے دماغ پھٹ جائے آتی رہے گی اور وہ شخص قیامت تک اسی طرح عذابوں میں مبتلا رہے گا۔

پھر جب لوگ قبروں سے اٹھ کر میدان حشر میں پہنچیں گے تو وہاں جب تک اللہ کی مرضی ہوگی ننگے پاؤں ننگے بدن کھڑے رہیں گے اور جب حساب کا وقت آئے گا تو کراماً کاتبین کے لکھے ہوئے اعمال نامہ طلب کئے جائیں گے۔ کیونکہ لوگ جب قبروں سے نکلیں گے تو ان کو اپنے اعمال یاد نہ ہوں گے، لہٰذا ان کو ان کے اعمال نامے دئے جائیں گے کہ وہ اپنے اعمال سے واقف ہو جائیں اور پھر سزا و جزا پاکر اپنے اپنے نتیجہ کو پہنچیں گے۔

قبر میں کس کس سے سوال ہوتا ہے۔

بعض کا قول ہے کہ تمام بنی آدم سے سوال ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ [illegible] سے بھی۔ اور بچوں کو ایک فرشتہ تلقین کرتا ہے اور اس کو الہام ہوتا ہے اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ سوالات قبر صرف مکلف عاقل بالغ سے ہی ہوتا ہے۔ اور انبیاء۔ صدیقین۔ شہداء۔ جہاد کا مستعد۔ راہ خدا میں گھوڑا باندھنے والا۔ وبا میں مرنے والا۔ اطفال مومنین۔ اور جمعہ یا جمعرات کے دن مرنے والا اور ہر رات بلا ناغہ سورۂ تبارک اور مرض الموت میں سورۂ اخلاص پڑھنے والے سے سوالات نہیں ہوتے۔

مُردے کو غُسل دینے کا طریقہ

اپنے مردے کو خود ہی نہلانا چاہیئے اگر عورت ہو تو گھر کی عورتیں غسل کرائیں ان کو طریقہ بتلا دیا جائے۔

اول پانی گرم کرنا چاہیئے مگر ممکن ہو تو بیری کے کچھ پتے اس میں ڈال دیں ورنہ صرف پانی بھی کافی ہے اور یہ چیزیں منگائیں۔ کافور۔ ملتانی مٹی یا گل خطمی صابون۔ تھوڑی روئی۔ لوبان یا اگربتی یا دھونی والی اور کوئی خوشبو۔ حنوط یعنی عطر صندل اگر وغیرہ کی مرکب خوشبو۔ مرد کے لیئے حنوط میں زعفران اور تن ملالیں۔ ملتانی مٹی ایک برتن میں بھگو دیں اور تختہ یا چوکی بچھا کر تین پانچ یا سات مرتبہ اس کو بسائیں پھر مردے کے کپڑے اتار کر تختہ پر اس طرح لٹائیں جس طرح قبر میں لٹاتے ہیں کہ اس کا سر شمال کی طرف ہو یا اس طرح لٹائیں کہ پاؤں قبلہ کی طرف ہوں اور منہ بھی قبلہ کی طرف رہے اور ناف سے لے کر گھٹنوں تک تہمد ڈالے رکھیں۔ عورت کو بھی اتنا جسم ڈھک کر ہی نہلانا چاہیئے۔

اب بھیگی ہوئی ملتانی یا صابن اس کے سر اور داڑھی پر ملیں اور دھو ڈالیں اس کے بعد پھر اپنے ہاتھ پر کپڑے کی تھیلی چڑھا کر مردہ کو استنجا کرائیں اگر بدن پر کوئی نجاست ہو تو اس کو دھو ڈالیں پھر مردہ کو وضو کرائیں اس طرح کہ اوّل تین بار منہ دھوئیں اور کلی کی جگہ روئی پانی میں تر کر کے تین مرتبہ دانتوں اور ہونٹوں پر پھیریں اور اسی طرح ناک کے بانسہ میں۔

Marfat.com

لیکن اگر ایسی حالت میں موت ہوئی ہو کہ غسل واجب تھا. مثلاً عورت زچہ یا ایام ماہواری کی حالت میں مری ہو تو منہ اور ناک میں بتی ڈالنے پر اکتفا نہ کریں بلکہ تین مرتبہ پانی ڈالیں اور روئی سے خشک کر لیں۔ اس کے بعد کہنیوں تک تین مرتبہ ہاتھ دھوئیں پھر سر کا اور کانوں کا مسح کریں پھر ٹخنوں تک پیر دھوئیں.

وضو میں اوّل پہونچوں تک ہاتھ دھونا زندوں کے لئے ہے کیونکہ وہ خود اپنے ہاتھ سے منہ دھوتا ہے. اور مردے کو دوسرا شخص وضو کراتا ہے. اس لئے مردہ کو نہلانے والا اپنے ہاتھ دھوئے اور مردہ کا وضو منہ سے شروع کرے

وضو کے بعد مردے کے کانوں آنکھوں اور ناک کے بانسوں میں روئی رکھ دیں تاکہ پانی اندر نہ جائے. اب ذرا مردہ کو بائیں کروٹ دے کر کمر کے اس حصہ پر پانی ڈالیں جو تختہ سے ملی ہوئی تھی اور سر سے لے کر پاؤں تک تین مرتبہ اچھی طرح پانی بہائیں۔

اس کے بعد مردے کو داہنی کروٹ دے کر اسی طرح کمر کا بایاں رخ دھوئیں اور تین مرتبہ پانی بہائیں۔ اس کے بعد کمر کی طرف سہارا لگا کر مردہ کو کسی قدر بٹھانے کے قریب کر کے اس کا پیٹ آہستہ آہستہ نیچے کی طرف ملیں. اگر کچھ رطوبت یا نجاست خارج ہو تو صرف اس کو دھو ڈالیں غسل اور وضو دوبارہ کرانے کی ضرورت نہیں۔

اب سارے بدن پر تین مرتبہ پانی بہا کر کسی کپڑے سے خشک کریں

Marfat.com

اور بھیگی ہوئی روئی کان، آنکھ اور منہ سے اٹھالیں۔ نہلانے کی حالت میں غُفْرَانَکَ یَارَحْمٰنُ بار بار پڑھتے رہیں اور مردے کے ناخن تراشنا اور کنگھی کرنا منع ہے۔

مقدار کفن

مردہ کا مسنون کفن تین کپڑے ہیں جس میں دس گز کپڑا صرف ہوتا ہے یعنی کفنی جو گز عرض کے ایک پاٹ کی ڈھائی گز لمبی ہوتی ہے۔ اور دو چادریں پرٹ کی جو ڈیڑھ پاٹ کی ہوتی ہیں۔ اور ڈھائی گز لمبی ہوتی ہیں۔

عورت کے کفن میں دو کپڑے ان کے علاوہ زیادہ ہوتے ہیں ایک سینہ بند جو گز بھر چوڑا اور ڈیڑھ گز لمبا ہوتا ہے۔ اور ایک سر بند جس کو اوڑھنی کہتے ہیں دو بالشت چوڑی اور گز بھر لمبی ہوتی ہے۔ اس حساب سے ڈھائی گز کپڑا زیادہ ہو کر عورت کے لئے ساڑھے بارہ گز کپڑا صرف ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ دو تہمد ایک چادر پلنگ کے اوپر کی ہوتی ہے۔ اس میں نو گز کپڑا صرف ہوتا ہے۔ سوا سوا گز کے دو تہمد ہوتے ہیں اور چھ گز میں تین گز لمبی دو پاٹ کی چادر بنتی ہے اور آدھ گز میں نہلانے والے کے دو دستانے ہوتے ہیں۔ مگر عورت کے گھوارہ کی وجہ سے اوپر کی چادر سوا تین گز لمبی رہے گی جس کا آدھا گز کپڑا اور بڑھے گا۔ اس حساب سے مرد کے لئے ۱۹ گز اور عورت کے لئے ۲۲ گز کپڑا ہونا چاہیئے۔

Marfat.com

کفن سفید کپڑے کا بنا ہوا اور سنت ہے۔ کاٹن یا ململ کا ٹھا کوئی کپڑا ہو مگر دبیز ہو درمیانی درجہ کا بنا ہونا ضروری نہیں۔ اگر دھلا ہوا پاک کپڑا ہو وہ بھی اس کام میں آسکتا ہے۔ اور اگر کسی بزرگ کا پہنا ہوا تبرک یا غلاف کعبہ کا کپڑا ہو تو بے دھلا نئے کپڑے سے بھی بہتر ہے لیکن اس کپڑے کی اگر ہو سکتی ہو تو کفنی کر دینی چاہئے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو کفن میں سے کاٹ کر اس کا بیڈ لگا دیں۔

کفنی کا کپڑا درمیان میں سے ذرا پھاڑ لیا جائے عورت کے لئے سینہ کے اوپر سے اور مرد کے لئے کندھوں کی طرف سے زنانہ و مردانہ کرتے کی طرح چاک کر لینا چاہئے۔ اور کفنی کو پہنا کر دونوں طرف سے سی بھی دیتے ہیں گویا بے آستین و کلی کا کرتہ سا ہو جائے۔ بہر حال کفنی گردن سے لے کر ٹخنوں تک ہونی چاہئے اور پوٹ کی چادریں سر سے لے کر پیروں تک۔ سینہ بند بغل سے لے کر کہنیوں کے اوپر تک قد کی لمبائی چھوٹائی کے مطابق کچھ کپڑا کم و بیش کیا جا سکتا ہے۔ مرد کے کفن میں کفنی اور عورت کے کفن میں کفنی اور سینہ بند اگر نہ ہو سکے تو کوئی گناہ نہیں مگر سنت کے خلاف ہے۔

لڑکا یا لڑکی اگر جوانی کے قریب ہو تو اس کو پورا کفن دیا جائے گا اور اگر ایسی حالت میں بچہ پیدا ہو کہ ناک کان وغیرہ اعضاء ابھی نمودار نہ ہوئے ہوں تو اس کو نہ غسل کی ضرورت ہے نہ نماز جنازہ کی۔ یا اگر بچہ مردہ پیدا ہو تو نہلا کر صرف ایک کپڑے میں لپیٹ کر بغیر نماز کے دفن کر دیں۔

کفن پہنانے کا طریقہ۔

اول پلنگ پر اوپر نیچے دونوں چادریں پوٹ کی بچھائیں اس پر آدھی کفنی

Marfat.com

بچھائیں اور آدمی ملے کر کے سرہانے رکھ دیں۔ پھر لوبان وغیرہ سے اس کو خوشبو دے کر اور مردہ کی سجدے کی جگہوں پر یعنی پیشانی، ناک، دونوں گھٹنوں، دونوں ہتیلیوں اور پیر کی انگلیوں پر کافور لگا کر مردہ کو کفنی پر لٹا دیں اور چاک کئے ہوئے گریبان میں اس کا سر نکال کر باقی آدھا اوپر پھیلا دیں کہ ٹھوڑی تک آجائے اور سر و داڑھی کو عطر لگا دیں۔

اب پوٹ کی چادر کا بایاں پلو یعنی دامن اس کو اڑھا دیں اور داہنا پلو لپیٹ دیں اس کے بعد دوسری چادر بھی اسی طرح لپیٹ دیں کہ داہنا پلہ اوپر رہے۔

عورت کے کفن میں سینہ بند چاہے چادروں کے نیچے زانو سے بغل تک رکھیں تاکہ باندھنے میں سب سے اوپر آجائے۔ چاہے چادروں کے درمیان میں رکھیں خواہ چادروں سے اوپر کفنی کے نیچے رکھیں تاکہ کفنی کے بعد اول اس کو باندھ دیا جائے پھر پوٹ کی چادریں لپیٹی جائیں تینوں صورتیں جائز ہیں۔

کفنی پہنا کر عورت کے بالوں کی دو لٹیں کر دیں ایک داہنی طرف دوسری بائیں طرف سینہ پر ڈال دیں۔ پھر سر بند کو اس کے سر اور بالوں کی ان لٹوں پر ڈال دیں۔ لپیٹیں یا باندھیں نہیں۔ پھر پوٹ کی چادر کو نیچے اور اوپر اور کمر تین جگہ سے باندھیں تاکہ ہوا سے کھل نہ جائے ان سب کاموں میں جلدی کریں اور جنازہ تیار کر کے باہر لے آئیں۔

نماز جنازہ

جنازہ کی نماز میں نہ سجدہ کیا جاتا ہے نہ رکوع کیونکہ یہ درحقیقت نماز

نہیں ہے، بلکہ مردہ کے لئے مغفرت کی دعا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جنازہ امام کے آگے رکھا جائے امام مردے کے سینہ کے سامنے کھڑا ہو اور مقتدی اگر زیادہ ہوں تو تین یا پانچ صفیں بنالیں۔ اور دوسری نمازوں میں اگلی صف میں کھڑے ہونے کا ثواب زیادہ ہے۔ مگر اس نماز میں پچھلی صف میں کھڑے ہونے کا زیادہ ثواب ہے۔ اگر مردہ کا بیٹا پوتا یا باپ دادا دیندار اور عالم ہوں تو وہ نماز پڑھائیں ورنہ محلہ کی مسجد کا امام نماز پڑھائے۔

نماز کی نیت۔

نماز کی نیت اس طرح کرے۔ اصلی تابعین میں نماز جنازہ معہ چار تکبیروں کے اللہ کے واسطے دعا اس میت کے لئے منہ میرا کعبہ شریف کو پیچھے اس امام کے۔

پھر امام کی پہلی تکبیر پر اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں جس طرح نماز میں باندھتے ہیں۔ اور ثنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھیں مگر وَتَعَالٰى جَدُّكَ سے آگے وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ زیادہ پڑھیں اور اعوذ و بسم اللہ نہ پڑھیں۔

پھر جب امام دوسری تکبیر کہے تو ہاتھ اٹھائے بغیر تکبیر کہیں اور جو نماز میں پڑھتے ہیں وہ درود شریف پڑھیں۔ اس کے بعد امام کے ساتھ تیسری تکبیر کہیں اور دعا پڑھیں اگر مرد یا عورت کا جنازہ ہو۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا۔ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ۔ "اے اللہ

بخش دے ہمارے زندوں کو اور مردوں کو اور حاضر کو و غائب کو اور چھوٹے کو و بڑے کو اور مرد کو و عورت کو۔ اے اللہ ہم سے جس کو تو زندہ رکھے اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو تو مارے اس کو ایمان پر مار۔"

اس کے بعد امام کے ساتھ چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیر دیں۔ اور چونکہ یہ نماز خود دعا ہے اس لئے اس کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا نہیں مانگی جاتی۔

اگر جنازہ نابالغ لڑکے کا ہو تو پھر تیسری تکبیر کے بعد بجائے مذکورہ بالا دعا کے یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا۔ اے اللہ تو اس بچہ کو ہماری نجات کے لئے مسرت کا سامان اور آگے جانے والا بنا اور اس کو ہمارے لئے اجر و ذخیرہ بنا اور اس کو ہماری شفاعت کرنے والا اور شفاعت قبول کیا گیا بنا۔

اگر جنازہ نابالغہ لڑکی کا ہو تب بھی یہی دعا پڑھی جائے گی مگر بجائے اَجْعَلْہُ کے اَجْعَلْھَا اور بجائے شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا کے شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً مونث کے صیغہ کے ساتھ پڑھیں۔

جنازہ کو مسجد سے باہر رکھنا چاہیئے نمازی بھی مسجد سے باہر ہی ہوں تو بہتر ہے یا بعض مسجدوں میں مسجد کے آگے جگہ یا چبوترہ بنا ہوا ہوتا ہے وہاں جنازہ رکھا جائے اور نمازی مسجد میں ہوں تب بھی نماز ہو جاتی ہے۔ یا مسجد کا صحن بڑا ہو اور صحن میں جنازہ و نمازی ہوں یہ صورت بھی جواز کی ہے۔

مگر پہلی صورت بہتر ہے۔ البتہ اگر کوئی عذر ہو مثلاً بارش ہو رہی ہو یا ایام اعتکاف میں ہو تو اس صورت میں مسجد میں نماز مکروہ نہیں کیونکہ حضورؐ نے اعتکاف کے عذر کی وجہ سے جنازہ کی نماز مسجد میں پڑھی تھی۔

جو بچہ پیدا ہوتے ہی روئے یا حرکت کرے غرض زندہ پیدا ہوا اور پیدا ہوتے ہی مر جائے تو اس کی نماز بھی پڑھنی چاہئے۔

جنازہ لیجانے کا طریقہ

جب جنازہ کی نماز ہو چکے یا گھر سے لے کر چلیں تو چار آدمی جنازہ کی چارپائی کے چاروں پائے اٹھا کر کندھوں پر رکھیں اور لوگ کندھا بدلواتے ہوئے قبرستان تک جائیں۔ نہ بہت زیادہ بھاگ کر چلیں اور نہ بہت آہستہ بلکہ درمیانی تیز رفتار سے چلنا چاہئے۔ چلتے میں مردہ کا سر آگے کی طرف ہونا چاہئے اور اس طرح جنازہ بدلنا چاہیئے کہ اوّل پلنگ کا بایاں پایہ جدھر مردہ کا داہنا ہاتھ ہے اپنے کندھے پر رکھیں اور کم از کم دس قدم چلیں پھر اسی طرف کا پچھلا پایہ رکھ کر چلیں پھر داہنی طرف کا اگلا پایہ جدھر مردہ کا بایاں ہاتھ ہے اپنے کندھے پر رکھیں پھر اسی طرف کا پچھلا پایہ رکھ کر دس قدم چلیں۔

اس کے بعد بھی کندھا بدلواتے رہیں اور جنازہ سے آگے نہ چلنا چاہئے۔ جنازہ کے ساتھ چلتے ہوئے اگر کلمہ یا قرآن پاک پڑھیں تو آہستہ

آہستہ پڑھیں۔

جب قبر پر پہنچیں تو پلنگ کو قبلہ کی سمت رکھیں اور قبلہ کی طرف سے قبر میں اتاریں اور جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے ساتھ والوں کو بیٹھنا مناسب نہیں۔

دفن کا طریقہ

لحدی قبر کا ثواب بہت زیادہ ہے لیکن جہاں زمین ریتلی یا نرم ہو وہاں صندوقی قبر بنوائیں۔ اگر عورت کا جنازہ ہو تو پردہ کر لیں اور باپ بھائی یا بیٹا اس کو قبر میں اتاریں اگر کوئی محرم رشتہ دار نہ ہو تو بمقابلہ غیروں کے شوہر قبر میں اتارے یہ بھی نہ ہو تو دوسرے رشتہ دار۔ نامحرم لوگوں کو بلا ضرورت مردہ عورت کو ہاتھ لگانا درست نہیں۔ قبر لمبی مردے کے قد کے برابر ہونی چاہیئے اور اندر سے اس قدر گہری ہو کہ بیٹھ کر سر کو نہ لگے اگر اس سے کچھ زیادہ گہری ہو جائے تو اچھا ہے۔

دفن کا یہ طریقہ ہے کہ دو آدمی قبر میں سرہانے اور پائینتی کھڑے ہو جائیں اور جنازے کی چادر کو بل دے کر جو اس کے اوپر پڑی ہوتی ہے۔ مردے کی کمر کے نیچے ڈال کر دونوں طرف سے دو آدمی اس کو مضبوط پکڑ لیں۔ اس کے بعد دو آدمی مردے کا سر اور پیر پکڑ کر اس کا بوجھ چادر پر رکھیں کہ پیٹھ کبڑی نہ ہو اور قبر پر لا کر ان کو پکڑا دیں جو آدمی قبر میں کھڑے

Marfat.com

ہوں۔ وہ بھی مردے کی کمر کو چادر سے سہارا دیتے ہوئے نیچے لے جائیں اول مردے کے پیر زمین پر رکھیں اور کمر کے نیچے سے چادر کھینچ لیں۔ پھر اس کا سر زمین پر رکھ دیں اور قبلہ کی طرف ذرا کروٹ دے کر مٹی کا ڈھیلا کمر کی طرف رکھ دیں اور قبر میں اتارتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہ پڑھیں۔

قبر میں رکھنے کے بعد کفن کے تینوں بند کھول دیں اور تختے پاٹ کر مٹی ڈال دیں۔ اگر مردہ بچہ ہو تو ایک آدمی دونوں ہاتھوں پر اٹھا کر قبر میں رکھ دے۔ بلا ضرورت مردہ کا منہ کفن کھول کر دکھانا نہ چاہئے البتہ اگر رشتہ داروں کو بیتابی ہو تو تسکین کے لئے منہ دکھا دینا جائز ہے۔

قبر پر کم از کم تین مٹھیاں مٹی کی ڈالیں، پہلی مٹھی ڈالتے وقت مِنْھَا خَلَقْنَاکُمْ (اس مٹی سے ہم نے تم کو پیدا کیا ہے) دوسری مٹھی پر وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ (اور اسی میں ہم تم کو لوٹا دیں گے) اور تیسری مٹھی پر وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی۔ (اور اسی سے ہم تم کو دوبارہ نکالیں گے) پڑھنا چاہئے۔ قبر کو چار کھیں اور ایک بالشت اونچی اونٹ کے کوہان کی شکل اوپر سے ڈھلوان بنائیں اور پانی چھڑک دیں اس کے بعد مردے کے لئے رحمت و بخشش کی دعا مانگیں۔

ایک آدمی سرہانے کھڑا ہو کر سورہ بقر کا شروع حصہ الٓمٓ سے لے کر مُفْلِحُوْنَ تک اور پائینتی کی طرف کھڑے ہو کر دوسرا آدمی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر رکوع تک پڑھے اس کے بعد فاتحہ پڑھ کر گھر چلے آئیں اور میت کے

Marfat.com

عزیزوں کو صبر کی تلقین کریں۔

تین دن سے زیادہ مردہ پر سوگ کرنا برا ہے البتہ عورت اپنے خاوند پر چار مہینہ دس دن سوگ کر سکتی ہے جس کو عدت کہتے ہیں۔ مردے کے غم میں سیاہ لباس پہننا آواز سے رونا کپڑے پھاڑنا سینہ کوٹنا وغیرہ سب باتیں گناہ ہیں ان سے احتیاط کرنی چاہیے۔

زیارتِ قبور

گاہ بگاہ قبرستان میں جانا بھی مستحب و مسنون ہے اس سے دنیا کی محبت کم ہوتی ہے اور آخرت کی یاد تازہ ہو کر عبرت حاصل ہوتی ہے۔ قبرستان میں جانے کے لئے جمعرات جمعہ اور ہفتہ کا دن افضل ہے اور والدین کی قبر پر جانے کے لئے جمعہ کا دن بہتر ہے ان ایام میں مردے زائرین کو جانتے ہیں۔

ابن شیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ شہدائے احد کی قبروں پر ہر سال تشریف لے جاتے تھے اور فرماتے تھے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ (سلام ہو تم پر تمہارے صبر کی وجہ سے آخرت کا گھر اچھا ہے۔)

اس سے ظاہر ہے کہ قبرستان میں جانا مسنون ہے اگرچہ دور ہوں اور جس وقت قبرستان میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔ "سلام پہنچے تم پر قبر والو اور ہم کو و تم کو اللہ بخشے تم آگے جانے والے ہو اور ہم تمہارے قدم پر"

Marfat.com

اقسام احکام شرعیہ

جو احکام اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے جاری فرمائے ہیں۔ وہ دو قسم کے ہیں۔ عزیمت و رخصت۔ وہ احکام عزیمت جن کو پورا کرنا ضروری ہے وہ یا تو کسی کام کے کرنے کے لئے ہیں یا نہ کرنے کے لئے ہیں۔ ان کو مشروعات کہتے ہیں۔ اور جو کسی فعل کی ممانعت کے لئے ہیں۔ وہ منہیات ہیں۔

مشروعات

فرض۔

فرض وہ حکم ہے جو کسی کام کے کرنے کے لئے بغیر کسی شک و شبہ کے قرآن پاک سے ثابت ہو جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ۔ فرض سے انکار کرنے والا کافر ہے اور بغیر نذر شرعی کے چھوڑنے سے موجب عذاب ہوگا۔

Marfat.com

واجب۔

واجب، عمل میں فرض کی طرح ہے۔ مگر اس کا منکر کافر نہیں ہوتا۔ بغیر شرعی عذر کے چھوڑنے پر عذاب ہوگا۔ جیسے صدقۂ فطر، قربانی وغیرہ۔

سنت۔

سنت وہ کام ہے جس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو یا کرنے کا حکم دیا ہو اس کی دو قسمیں ہیں۔ مؤکدہ و غیر مؤکدہ۔

مؤکدہ وہ سنت ہے جس کو حضورؐ نے ہمیشہ کیا ہو اور بغیر عذر کے کبھی نہ چھوڑا ہو۔ اس کو بغیر عذر کے چھوڑنے والا گنہگار ہوگا۔ جیسے جماعت اذان وغیرہ۔

غیر مؤکدہ وہ سنت ہے جس کو حضورؐ نے اکثر کیا ہو اور کبھی بغیر عذر کے چھوڑ بھی دیا ہو اس کا چھوڑنے والا گنہگار نہیں ہوتا۔

نفل۔

نفل وہ فعل ہے جس کے کرنے سے ثواب ہو اور نہ کرے تو کوئی عذاب نہیں۔

مستحب۔

مستحب وہ کام ہے جس کو علمائے امت نے اچھا سمجھا ہو یا وہ حضورؐ کی عادتیں ہوں۔ جیسے آپؐ کا اٹھنا بیٹھنا باتیں وغیرہ جو عبادت کے طور پر نہ ہوں۔

رخصت۔

رخصت کسی شرعی کام میں کسی عذر و مجبوری پر اختیار ملنے کا

Marfat.com

نام ہے۔

مباح

مباح وہ کام ہے جس کے کرنے کا حکم بھی نہیں اور ممانعت بھی نہیں۔

منہیات

حرام۔

حرام وہ فعل ہے جس کی ممانعت بلاشبہ قرآن پاک سے ثابت ہو۔ اس کا منکر کافر اور کرنے والے پر عذاب ہوگا۔

مکروہ تحریمی۔

یہ وہ فعل ہے جو حرام کے برابر ہی ہوتا ہے۔ مگر اس کا منکر کافر نہیں اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے۔

مکروہ تنزیہی۔

وہ فعل ہے جس کی ممانعت کسی بہتری کی وجہ سے ہو۔ اس کام سے بچنا اچھا ہے۔ اگر سرزد ہو جائے تو کوئی گناہ نہیں۔

خطبات

خطبہ جمعہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَشَفَ قِنَاعَ الْبَرْدِ عَنْ وَجْہِ الشِّتَاءِ وَکَسَّرَ کَعَائِبَ الزَّمْہَرِیْرِ بِحَرَارَۃِ اِعْتِدَالِ الْھَوَاءِ وَحَلّٰی اَعْنَاقَ عَرَائِسِ الْبَسَاتِیْنِ بِعَقْدِ اللُّؤْلُؤِ اللَّالَاءِ وَلَاحَتْ بِقُدْرَتِہِ الْاٰلِیْ عَلَی الْاَشْجَارِ کَالدَّرَارِیْ عَلَی الْقُبَّۃِ الْخَضْرَاءِ ط وَنَاحَتْ قَمَارِیْ قُلُوْبِ الْوَامِقِیْنَ مِنْ شَوْقِ جَمَالِہٖ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَمَرِ الْبَیْضَاءِ ط وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَـہٗ شَھَادَۃً مُّوْصِلَۃً اِلٰی رِضَائِہِ الرَّضَاءِ وَالْاِرْتِضَاءِ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُـہٗ مُقْتَدَی الْاَنْبِیَاءِ وَالْاَوْلِیَاءِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِـہٖ وَاَصْحَابِہِ الْخُصُوْصِیْنَ بِالْحِلْمِ وَالْحَیَاءِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا۔ اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَکُوْنُوْا مِنَ الْاٰمِرِیْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھِیْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَھُوَ السَّبِیْلُ اِلَی التَّرْشُدِ وَالصَّوَابِ ط وَلَا تَغْتَرُّوْا بِالْحَیَاۃِ الدُّنْیَا فَاِنَّ الدُّنْیَا مَیْ الْغَفْلَۃُ عَنِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَفَانِیَۃُ الْاَحْقَابِ۔ وَقَدْ ثَبَتَ فِی الْاَخْبَارِ اَلدُّنْیَا

Marfat.com

جِيْفَةٌ وَطَالِبُوْهَا كِلَابٌ ط حَلَالُهَا حِسَابٌ وَحَرَامُهَا عَذَابٌ
وَشُبْهَتُهَا عِتَابٌ ط اَوَّلُهَا سُرُوْرٌ وَاَوْسَطُهَا غُرُوْرٌ وَاٰخِرُهَا
خَرَابٌ. مِسْكِيْنُ بْنُ آدَمَ اَيُّ مِسْكِيْنٍ شَبَابُهٗ كَفَنٌ وَمَرْكَبُهٗ
جَنَازَةٌ وَمَنْزِلُهٗ لَحْدٌ وَفِرَاشُهٗ تُرَابٌ. وَوِسَادَتُهٗ وَرُفَقَائُهٗ
دِيْدَانٌ وَجُلَسَاؤُهٗ مُنْكَرٌ وَنَكِيْرٌ وَوَلَدُهٗ يَتِيْمٌ وَمَالُهٗ مَقْسُوْمٌ
وَعَلَيْهِ الْحِسَابُ. فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِي الْاَلْبَابِ ط اَلَا تَعْتَبِرُوْنَ يَا بَائِكُمْ
وَاِخْوَانُكُمْ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ اَلَا تَنْظُرُوْنَ بِاَصْحَابِكُمْ وَجِيْرَانِكُمْ فَاَيْنَ
تَرْتَحِلُوْنَ. اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ لَمَيِّتُوْنَ. ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ وَفِيْ عَرَصَاتِ الْقِيَامَةِ عَنِ النَّقِيْرِ وَالْقِطْمِيْرِ
لَتُسْئَلُوْنَ. ثُمَّ تَكُوْنُوْنَ فَرِيْقَيْنِ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ يَفْرَحُوْنَ. فَرِيْقٌ
فِي النَّارِ يُعَذَّبُوْنَ. فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ مَامُوْنُوْنَ. وَفَرِيْقٌ فِي النَّارِ
مُتَأَلِّمُوْنَ. فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ يَضْحَكُوْنَ. وَفَرِيْقٌ فِي النَّارِ مَحْزُوْنُوْنَ.
فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ اِلَى اللّٰهِ يَنْظُرُوْنَ. وَفَرِيْقٌ فِي النَّارِ مِنَ اللّٰهِ مَحْجُوْبُوْنَ
يَا خَجْلَتَاهُ اَيُّهَا الْفَاسِقُوْنَ. وَيَا نَدَامَتَاهُ اَيُّهَا الْعَاصُوْنَ. وَيَا
وَيْلَتَاهُ اَيُّهَا الْغَافِلُوْنَ وَيَا اَسَفَاهُ اَيُّهَا الْمُسْرِفُوْنَ ط طَلَبُ الْجَنَّةِ
بِغَيْرِ عَمَلٍ مُحَالٌ مُحَالٌ ط وَالْعَفْوُ بِغَيْرِ التَّوْبَةِ خَيَالٌ خَيَالٌ. اَيُّهَا
الْمُسْلِمُوْنَ السَّامِعُوْنَ. اُذْكُرُوا الْمَوْتَ وَحَسْرَتَهٗ وَظُلْمَتَهٗ.
وَاللَّحْدَ وَوَحْشَتَهٗ. وَالسُّؤَالَ وَهَيْبَتَهٗ. وَالْحِسَابَ وَمُنَاقَشَتَهٗ
وَالصِّرَاطَ وَدِقَّتَهٗ. اِنَّ الْمَاضِيْنَ مِنْكُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ. وَاِنَّ الْبَاقِيْنَ

Marfat.com

مِنْكُمْ لَا يَخْلُدُوْنَ يَا مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِيْنَ اِنَّ فِي الْقِيَامَةِ اَفْزَاعًا
وَاَهْوَالًا وَّعَذَابًا وَّنَكَالًا وَّعِبْرَةً وَّحَسْرَةً وَّنَدَامَةً ط وَ
اَغْتَنِمُوا الْفَرَاغَ وَالصِّحَّةَ ط مَاهٰذَا النُّعَاسُ وَالرُّقْدَةُ اُوْقِظَ
غَيْرِيْ وَاَنَا النَّائِمُ فِيْ مِهَادِ الْغَفْلَةِ فَاسْتَغْفِرُوْا وَاسْتَغْفِرُوْا
رَبَّكُمْ وَاَتُوْبُ وَتُوْبُوْا اِلَيْهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ
حَرُّهَا شَدِيْدٌ وَقَعْرُهَا بَعِيْدٌ وَعَذَابُهَا كُلَّ اٰنٍ جَدِيْدٌ
لَا يُرْحَمُ بَاكِيْهَا وَلَا يُجَابُ دَاعِيْهَا اَيُّهَا الْمُذْنِبُوْنَ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ
اُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ ط وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ
لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ
رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا
وَلَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ ط صَدَقَ اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗ وَنَحْنُ بِمَا قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اٰمَنُوْنَ وَمُصَدِّقُوْنَ
بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ
وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفُ الرَّحِيْمِ ط

بیٹھنے کے بعد یہ دوسرا خطبہ پڑھے۔

خطبہ ثانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ عَلٰى اَنْ اَحْرَقَ قُلُوْبَ الْعُشَّاقِ
بِوُقُوْدِ الْاِشْتِيَاقِ وَفَرَّحَ بَالَهُمْ بِمَدَاوِ الْاِحْتِرَاقِ وَكَدَّرَ حَالَهُمْ

Marfat.com

بِظُلْمَةِ الْفِرَاقِ. وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ
لَـهُ اَلَّـذِىْ هُـوَقَاسِمُ الْاَرْزَاقِ. وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
صَاحِبُ التَّاجِ وَالْبُرَاقِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِـهٖ وَاَصْحَابِهٖ
مَاتَعَاقَبَ الْوِصَالُ وَالْفِرَاقُ خُصُوْصًا عَلٰى اَوَّلِهِمْ وَاَجَلِّهِـمْ
اَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ اَبِىْ بَكْرٍ حَامِلِ لِوَاءِ الْاَصْدِقَاءِ
فِىْ يَوْمِ التَّلَاقِ ط وَعَلٰى اَعْدَلِهِمْ وَاَشْفَقِهِـمْ اَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ
عُمَرَ صَاحِبِ الْعَدَالَتِ فِى الْاٰفَاقِ ط وَعَلٰى اَوْرَعِهِـمْ وَاَحْلَمِهِمْ
اَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ عُثْمَانَ جَامِعِ الْاٰيَاتِ وَالْاَوْرَاقِ ط وَعَلٰى
اَشْجَعِهِـمْ وَخَاتِمِهِـمْ اَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ عَلِىِّ نِ الْمُرْتَضٰى
دَافِعِ الْخُصُوْمَـةِ وَالنِّفَاقِ ط وَعَلَى السَّيِّدَيْنِ الْاِمَامَيْنِ
الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ جَامِعَىْ مَحَاسِنِ الْاَخْلَاقِ ط وَعَلٰى سَيِّدَةِ
النِّسَاءِ فَاطِمَةِ الزَّهْرَاءِ وَعَلٰى عَمَّيْهِ الْحَمْزَةِ وَالْعَبَّاسِ وَعَلٰى
اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْخَلَّاقِ ط وَعَلٰى سَائِرِ الصَّحَابَةِ
وَالَّـذِيْنَ اتَّبَعُوْاهُمْ بِوَفَاقٍ ط اُولٰئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَا اِنَّ
حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ. اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ الدِّيْنَ.
وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ الْمُسْلِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ
دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ
دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. عِبَادَ اللّٰهِ. رَحِمَكُمُ اللّٰهُ.
اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِى الْقُرْبٰى

Marfat.com

وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ط
وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَكْمَلُ وَاَعْظَمُ وَاَكْبَرُ

خطبہ الوداع

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا دَائِمًا مُبَارَكًا نَحْمَدُهٗ عَلٰى جَزِيْلِ
نَعْمَائِهٖ وَنَشْكُرُهٗ عَلٰى جَمِيْلِ الْاٰئِهٖ. وَهُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ
الْقَدِيْمُ الْقَيُّوْمُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهِ الْاَتْقِيَاءِ خُصُوْصًا عَلٰى اَفْضَلِ الْبَشَرِ بَعْدَ الْاَنْبِيَاءِ
بِالتَّحْقِيْقِ ط اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِىْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ. وَعَلٰى اَعْدَلِ الْاَصْحَابِ صَاحِبِ الْمِنْبَرِ وَالْمِحْرَابِ.
اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ. وَعَلٰى
جَامِعِ الْقُرْاٰنِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِىَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ. وَعَلٰى اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ ط وَمَطْلُوْبِ كُلِّ طَالِبٍ
اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلَى
الْاِمَامَيْنِ الْهُمَامَيْنِ السَّعِيْدَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ ط سَيِّدَىْ
شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِى الْجَنَّةِ اَبِىْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ وَاَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ
الْحُسَيْنِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَلٰى اُمِّهِمَا سَيِّدَةِ
النِّسَاءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَعَلٰى

عَمَّتْهِ الشَّرِّ لِيَفْيِنِ بَيْنَ النَّاسِ ط اَلْحَمْزَةُ وَالْعَبَّاس رِضْوَانُ اللّٰهِ
تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن. اِنَّ هٰذَا شَهْرُ رَمَضَانَ يَشْفَعُ لَكُمْ
بِالْعَفْوِ وَالْغُفْرَانِ ط اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَان فَتَحَسَّرُوْا
عَلٰى اِتْمَامِهٖ وَتَاَسَّفُوْا عَلٰى اِخْتِتَامِهٖ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ
رَمَضَان. يَا خَيْرَ الشُّهُوْرِ يَا خُلَاصَةَ دَافِعِ الْاٰفَاتِ وَالدُّهُوْرِ
وَيَا مَنْبَعَ الْبَرَكَاتِ عِنْدَ الْاِفْطَارِ وَالسُّحُوْرِ. اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ
يَا شَهْرَ رَمَضَان. اَنْتَ الَّذِيْ تَغْفِرُ الزَّلَّاتِ وَتَرْفَعُ
الدَّرَجَاتِ وَتُضَاعِفُ الْحَسَنَاتِ. اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ
رَمَضَانَ ط وَنِيْكَ يَنْظُرُ الرَّحْمٰنُ ط وَتُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجِنَانِ ط
وَتُغْلَقُ اَبْوَابُ النِّيْرَانِ. اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ ط
عِنْدَ كُلِّ اِفْطَارٍ اَلْفُ اَلْفُ عِتْقٍ مِنَ النَّارِ. اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ
يَا شَهْرَ رَمَضَانَ ط يَا شَهْرَ رَمَضَانَ ط يَا شَهْرَ الْخَيْرِ وَالْكَمَالَاتِ
وَشَهْرَ الْاَمْنِ وَالْاَمَانَاتِ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَان.
اَنْتَ الَّذِيْ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَّاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَّاٰخِرُهٗ
نَجَاةٌ مِّنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطِيْئَاتِ ط اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ
رَمَضَانَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْبَرَكَاتِ وَالْاِحْسَان. اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا شَهْرَ التَّسْبِيْحِ وَذِكْرِ الرَّحْمٰنِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الضِّيَافَةِ
وَزِيَارَةِ الْاِخْوَانِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ التَّرَاوِيْحِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ.
فَاتَّقُوا اللّٰهَ يَا اُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ

كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّؤُفٌ رَّحِيْمٌ ط

خطبہ ثانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَلِكِ الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ط اَلْكَرِيْمِ السَّتَّارِ عِبَادَ اللّٰهِ بَادِرُوْا بِالتَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَبَادِرُوْا بِالصَّلٰوةِ عَلٰى نَبِيِّ الْمُخْتَارِ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ الْمَلِكُ الْجَبَّارُ۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى وَصَامَ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ قَعَدَ وَقَامَ۔ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ۔ وَعَلٰى كُلِّ مَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ۔ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ وَفِّقْ بِسُلْطَانِ الْاِسْلَامِ۔ بِاَنْوَاعِ الْبَرَكَاتِ وَالْاِكْرَامِ خَلِّدِ اللّٰهُ تَعَالٰى مُلْكَهٗ وَسُلْطَانَهٗ۔ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ۔ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ۔ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۔ اُذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰى يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَعْظَمُ وَاَكْبَرُ۔

Marfat.com

خطبہ عید الفطر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ. سُبْحَانَ مَنْ نَوَّرَ قُلُوْبَ الْعَارِفِیْنَ بِسِرَاجِ الْھِدَایَۃِ
وَالْفُرْقَانِ وَشَرَحَ صُدُوْرَ الصَّائِمِیْنَ بِنُوْرِ الْمَغْفِرَۃِ وَالْاِیْمَانِ
وَاَکْرَمَ عِبَادَہُ الْمُؤْمِنِیْنَ بِصِیَامِ شَھْرِ رَمَضَانَ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ
سُبْحَانَ مَنْ فَتَحَ لَھُمْ اَبْوَابَ الرَّحْمَۃِ وَالرِّضْوَانِ وَوَعَدَھُمْ
دُخُوْلَ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْجِنَانِ. کَمَا اَخْبَرَنَا نَبِیُّ اٰخِرِ الزَّمَانِ
اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ بَابٌ یُقَالُ لَـہُ الرَّیَّانُ. لَا یَدْخُلُـہُ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ
شَھْرِ رَمَضَانَ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ. سُبْحَانَ مَنْ اَنْزَلَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی نَبِیِّنَا
فِیْ اَشْرَفِ لَیْلَۃٍ مِّنْ لَیَالِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ. وَجَعَلَ قِیَامَھَا
خَیْرًا مِّنْ قِیَامِ اَلْفِ شَھْرٍ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ. وَاَرْسَلَ
فِیْـہِ الْمَلَائِکَۃَ لِتَبْلِیْغِ سَلَامِـہٖ عَلٰی کَافَّۃِ اَھْلِ الْحَقِّ وَالْاِیْمَانِ.
وَغَفَرَ لَھُمْ جَمِیْعَ الْکَبَائِرِ وَالْعِصْیَانِ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ. ثُمَّ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی خَیْرِ الْوَرٰی بَدْرِ الدُّجٰی نُوْرِ الْھُدٰی. صَاحِبِ
قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی. رَسُوْلِ الثَّقَلَیْنِ. نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ

Marfat.com

إِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ شَفِيْعِ الْأُمَمِ فِي الدَّارَيْنِ. خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ رَسُوْلِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
وَخُلَفَائِهِ الرَّاشِدِيْنَ خُصُوْصًا عَلَى الْإِمَامِ سَيِّدِ اَهْلِ
الْعِرْفَانِ خَلِيْفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ. اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ. اَلصَّادِقُ الشَّفِيْقُ. رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ.
وَعَلَى الْإِمَامِ قَاتِلِ الْكَفَرَةِ وَاَهْلِ الطُّغْيَانِ. اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
عُمَرَ الْفَارُوْقِ الْمُؤَيَّدِ بِالْاِحْسَانِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
وَعَلٰى اِمَامِ حَبِيْبِ اللّٰهِ الْمَنَّانِ. نَاصِرِ اَهْلِ الْاِيْمَانِ.
جَامِعِ الْقُرْاٰنِ. اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ. وَعَلٰى اَشْجَعِ الشُّجْعَانِ. مُطْعِمِ الْمَسَاكِيْنِ وَالْجِيْعَانِ
اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّنِ الْمُرْتَضٰى الْمُسْتَعَانِ. كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى
وَجْهَهٗ. وَعَلَى الْاِمَامَيْنِ الْفَاضِلَيْنِ الْكَامِلَيْنِ اَبِيْ
مُحَمَّدِنِ الْحَسَنِ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ. رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا وَعَلٰى اُمِّهِمَا سَيِّدَةِ النِّسَاءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهَا. وَعَلٰى عَمَّيْهِ الشَّرِيْفَيْنِ الْمُكَرَّمَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ
اَلْحَمْزَةِ وَالْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَلٰى جَمِيْعِ الْمُهَاجِرِيْنَ
وَالْاَنْصَارِ وَالتَّابِعِيْنَ الْاَخْيَارِ الْاَبْرَارِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ. اِعْلَمُوْا اَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ
شَرِيْفٌ جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عِيْدَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَجَاءَ الطَّالِبِيْنَ

Marfat.com

اَحْسِنُوْا اِلَى الْيَتٰمٰى وَالْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ كَمَا رُوِىَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدُّوْا صَدَقَاتِكُمْ عَنْ كُلِّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ وَاعْلَمُوْا اَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ مُّسْلِمٍ لَّهٗ نِصَابٌ فَاضِلٌ عَنْ حَوَائِجِهِ الْاَصْلِيَّةِ لِنَفْسِهٖ وَ لِطِفْلِهِ الصَّغِيْرِ وَلِجَارِيَتِهٖ مِلْكًا. قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةُ الْفِطْرِ لِطُهْرِ الصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَلِطُعْمَةٌ لِّلْمَسَاكِيْنِ. بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِى الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ. وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِىْ وَلَكُمْ اَجْمَعِيْنَ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

خطبہ ثانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ. وَاَنْطَقَ لَهُ اللِّسَانَ. وَعَلَّمَهُ الْبَيَانَ. وَعَيَّنَ لِلصِّيَامِ مِنْ شُهُوْرِ سَنَةٍ شَهْرَ رَمَضَانَ. وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. ثَبَّتُوْا قُلُوْبَكُمْ بِالطَّاعَةِ وَالصَّلٰوةِ عَلٰى مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى صَاحِبِ الشَّفَاعَةِ ط اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِىِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى وَصَامَ. وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ

Marfat.com

قَعَدَ وَقَامَ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ
الصَّالِحِيْنَ. وَعَلٰى اَهْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ
الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ. اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ. بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ بِبَقَاءِ
سَلْطَنَةِ الْعَبْدِ الَّذِيْ يَرْجُوْا شَفَاعَتَ لِلنَّبِيِّ الْحِجَازِيِّ
اَدَامَ اللّٰهُ تَعَالٰى مُلْكَهٗ وَسُلْطَانَهٗ وَاَفَاضَ عَلَى الْعَالَمِيْنَ
بِرَّهٗ وَاِحْسَانَهٗ. اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ. وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ عِبَادَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ
يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ
وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ. وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى
اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ وَاَعْظَمُ وَاَكْبَرُ

خطبہ عید الضحیٰ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُتَوَحِّدِ بِالْعَظَمَةِ وَالْجَلَالِ. الْمُتَقَدِّسِ بِالْحُسْنِ

Marfat.com

وَالْجَمَالَ هُوَ الَّذِيْ خَالِقٌ لِجَمِيْعِ الشَّيِ وَالْاَمْرِ بِيَدِهٖ مَفَاتِيْحُ الدَّهْرِ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. سُبْحَانَ مَنْ اَوْجَبَ صَلٰوةَ الْعِيْدِ عَلٰى كَافَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الْكَائِنَاتِ. وَحَرَّمَ عَلَيْهِمُ الصَّوْمَ فِي الْاَيَّامِ خَمْسَةٍ يَوْمَ عِيْدِ الْاَضْحِيَّةِ وَثَلَاثَةِ اَيَّامٍ بَعْدَهٗ مُتَتَالِيَاتٍ وَالْخَامِسِ يَوْمَ الْفِطْرِ ضِيَافَةً مِنْ عِنْدِهٖ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. سُبْحَانَ مَنْ سَبَّحَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرَضُوْنَ السَّبْعُ وَالْعَرْشُ الْعَظِيْمُ. وَالْكَعْبَةُ الْحَسْنَاءُ وَالرُّكْنُ وَالْحَطِيْمُ. وَالزَّمْزَمُ وَمَقَامُ اِبْرَاهِيْمَ. تَعَالَى اللّٰهُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. وَتَبَارَكَ اللّٰهُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ ذُو الْعَظَمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ. جَلَّ وَعَلَا ذُو الْمَجْدِ وَالْعِزِّ وَالْاَلَاءِ. سُبْحَانَ مَنْ تَقَدَّسَ ذَاتُهٗ عَنِ التَّشْبِيْهِ وَالتَّمْثِيْلِ. سُبْحَانَ مَنْ تَنَزَّهَ صِفَاتُهٗ عَنِ التَّغْيِيْرِ وَالتَّبْدِيْلِ. سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ عَلَى الْبَرَايَا بِالْكَرَمِ وَالْجُوْدِ وَتَكَفَّلَ بِاَرْزَاقِ الْعِبَادِ لِاَنَّهٗ الْمَلِكُ الْمَعْبُوْدُ وَعَهِدَنَا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمَاعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْعَاكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

Marfat.com

اُوْصِيْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ اِعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْاَضْحِيَّةَ بِشَرَائِطِ الْاِسْتِطَاعَةِ۔ وَاَوْجَبَ الْاُضْحِيَّةَ لُطْفًا وَكَرَامَةً فَاجْعَلُوْهَا بُرَاقًا وَّمَطِيَّةً لِيَوْمِ الْحَسْرَةِ وَالنَّدَامَةِ رَوَى عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ قَالُوْا فَمَا لَنَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ سَمِّنُوْا ضَحَايَاكُمْ فَاِنَّهَا عَلَى الصِّرَاطِ مَطَايَاكُمْ وَلَا تَذْبَحُوْا عُجْفَاءَ وَلَا عَرْجَاءَ وَلَا عَوْرَاءَ وَلَا مَقْطُوْعَةَ الْاُذُنِ وَلَوْ بِوَاحِدَةٍ وَعَنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمْ شَاةٌ سَوَاءٌ كَانَتْ ذَكَرًا اَوْ اُنْثٰى اَوْ سُبُعَ الْبَقَرَةِ اَوِ الْاِبِلِ وَكَبِّرُوْا عَقِيْبَ الصَّلٰوةِ الْمَفْرُوْضَةِ مِنْ فَجْرِ عَرَفَةَ اِلٰى عَصْرِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ ط اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ط بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ اَجْمَعِيْنَ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ط

خطبہ ثانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ

اَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا
هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. خُصُوْصًا عَلٰى اَوَّلِ الصَّحَابَةِ وَاَعْلَمِهِمْ وَ
اَفْضَلِهِمْ بِالتَّصْدِيْقِ. اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَصَدِّقِيْنَ
اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ. مَعْدَنِ الصِّدْقِ وَالصَّفَا. وَعَلَى النَّاطِقِ
بِالْحَقِّ وَالصَّوَابِ الَّذِيْ كَانَ رَايَهٗ مُوَافِقًا بِالْوَحْيِ وَالْكِتَابِ.
اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَوَرِّعِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.
قَامِعِ الْجَوْرِ وَالْجَفَا. وَعَلٰى جَامِعِ الْقُرْاٰنِ كَامِلِ الْحَيَاءِ وَالْاِيْمَانِ
اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَنْبَعِ الْحِلْمِ
وَالْحَيَاءِ وَعَلٰى اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ اِمَامِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ
اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِمَامِ الْمُهْتَدِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ.
خَاتَمِ الْخُلَفَاءِ. وَعَلَى الْقَمَرَيْنِ النَّيِّرَيْنِ اَبِيْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ
وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ. سَيِّدَيِ الشُّهَدَاءِ ط وَعَلٰى اُمِّهِمَا
سَيِّدَةِ النِّسَاءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَعَلٰى عَمِّيْهِ الْمُكَرَّمَيْنِ عِنْدَ اللّٰهِ
وَعِنْدَ النَّاسِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِيْ عِمَارَةَ الْحَمْزَةِ وَاَبِيْ
فَضْلِ الْعَبَّاسِ ط وَعَلَى الْبَاقِيَةِ مِنَ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا
تَحْتَ الشَّجَرَةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ. اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

Marfat.com

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَلٰى سَلَاطِيْنِ الْكِرَامِ
وَالْخَوَاقِيْنِ الْعِظَامِ الَّذِيْنَ قَضَوْا بِالْحَقِّ رَبِّهِ كَالْوَالِيْنِ
اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ عِبَادَ اللّٰهِ. رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ
يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ
وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ. اُذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰى
يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ. وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَدْنٰى
وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ وَاَعْظَمُ وَاَكْبَرُ.

Marfat.com

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

بیشک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔

ارکانِ اسلام

مؤلفہ

مولوی حکیم سید شہاب الدین نقشبندی - امروہوی

فاضل عربی منشی فاضل۔ فاضل طب

ناشر

ایم ثناء اللہ خاں اینڈ سنز ۶۰ ربر ریلوے روڈ لاہور

Marfat.com